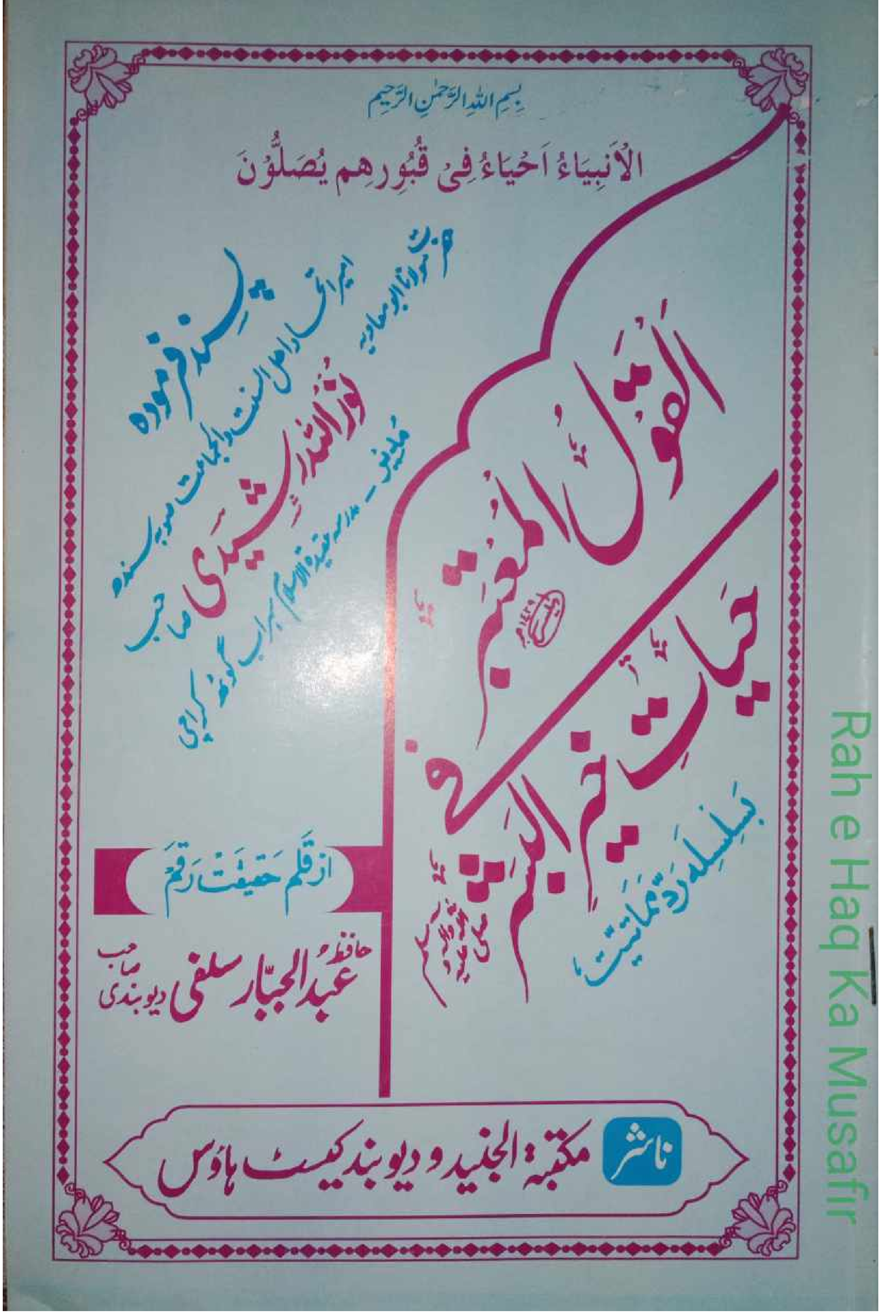


بسم اللہ الرحمن الرحیم
الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون
القول المعتبر
فی حیات خیر البشر
صلی اللہ علیہ وسلم
بسلسلہ رد مماتیت
پسند فرمودہ
نور اللہ رشیدی صاحب
کراچی
از قلم حقیقت رقم
حافظ عبد الجبار سلفی صاحب دیوبندی
ناشر
مکتبۃ الجنید و دیوبند کیسٹ ہاؤس
Rah e Haq Ka Musafir

نام کتاب　　القول المعتبر فی حیات خیر البشر ﷺ

تالیف　　مولانا حافظ عبدالجبار سلفی (دیوبندی)

طبع　　دوم - جولائی 2008ء

تعداد　　ایک ہزار

ناشر　　مکتبۃ الجنید و دیوبند کیسٹ ہاؤس

قیمت　　-/30 روپے

دیگر ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ
بنوری ٹاؤن

مکتبۃ دار القرآن
چھوٹی گٹی حیدرآباد

مکتبۃ عمر فاروق
شاہ فیصل کالونی

مکتبۃ رشیدیہ
عائشہ منزل مقدس مسجد اردو بازار کراچی

ادارہ النور
بنوری ٹاؤن کراچی

الرحیم اکیڈمی
منزل الاخوان A7-7 اکرام آباد
لیاقت آباد، کراچی

الحمد لله رب العالمين والعاقبته للمتقين والصلوة والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین امابعد۔

آسمان کے ستاروں سے، ریت کے ذرّات سے، درختوں کے پتوں سے، سمندروں دریاؤں کے پانی کے قطروں سے اور سورج کی کرنوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص کا نزول ہو امام الانبیاء سرتاج الرسل جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر کہ جس کی ضیاء پاشیوں کی بدولت کائنات کا نظام چل رہا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ رُوحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلیٰ جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلیٰ قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔ اہل ایمان کی خدمت میں عرض ہے کہ جس طرح امت مسلمہ کا آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان و اجماع ہے اسی طرح ھادیٔ برحق کی حیات کے متعلق بھی مسلمہ عقیدہ ہے کہ حسب ضابطۂ خداوندی آنحضرت ﷺ پر موت آئی ہے۔ مگر بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آپکے جسم اطہر میں روح کو لوٹایا ہے اور آپ ﷺ اپنے روضے شریف میں حیاتِ جسمانی کے ساتھ موجود ہیں۔ یہ وہ عقیدہ ہے جس پر امت کا اجماع ہے اور اس کا انکار کسی مسلمان سے ممکن نہیں۔

اجماع کی حقیقت:

منکرین حیات النبی ﷺ اس اجماعی عقیدے کے برخلاف کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو روضہ شریف میں حیات حاصل نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک جو عقیدہ تواتر سے چلا آرہا ہے مماتی حضرات اس کے منکر ہیں۔ حالانکہ اس امت کا اجماع کبھی باطل پر نہیں ہوسکتا۔ جس طرح انبیاءؑ فرداً فرداً معصوم ہیں یہ امت اپنے اجماع میں معصوم ہے۔ جو بات اجماعاً یہ کہہ دیں وہ یقیناً معروف ہے اور جس سے اجماعاً روک دیں وہ یقیناً منکر ہے۔ حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں ﴿فلم تتفق اھل سنتہ علیٰ ضلالتہ اصلاً﴾ (ترجمہ) تمام اہلسنت کبھی کسی غلط بات پر جمع نہیں ہوسکتے ﴿منہاج السنتہ ج ۲ صفحہ ۹۱﴾

سو جس پر سب جمع ہو جائیں اسکے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا اب اسے یقین کے درجے میں حق کہا جائیگا۔ ﴿بحوالہ عقیدۂ خیر الامم ص ۱۷۷ ج ۲﴾ اصول فقہ کے مشہور و معروف عالم علامہ سرخسیؒ فرماتے ہیں ''جس بات پر صحابہ کرامؓ اجماع کریں تو وہ بمنزلہ کتاب اللہ سمجھی جائیگی۔ ﴿اصول سرخسی ص ۳۱۸﴾

مماتی فرقے کا ظہور ۱۹۵۸ء میں ہوا ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جسکے عقیدے کے مطابق سیدنا صدیق اکبرؓ اور جماعت صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک سب کے سب عقیدہ حیات النبیؐ کے مسئلے میں غلطی پر رہے (العیاذ باللہ) اور در حقیقت حق وہی ہے جو پاکستان بننے کے بعد ان دوستوں کی سمجھ میں آیا ہے۔

خامہ انگشت بدنداں ہے، اسے کیا لکھیئے
ناطقہ سر بگریباں ہے، اسے کیا کہیئے

اس طبقے کے دلائل کا تھیلا بالکل خالی ہے اور دیگر فتنوں کی طرح یہ ''کھوٹے سکوں'' سے کام چلاتے نظر آتے ہیں۔ قرآن، قرآن کہہ کر سادہ لوح مسلمانوں پر رعب ڈالتے ہیں اور ان کو یہ باور کراتے ہیں کہ دیکھو ہم سے پہلے بھی کسی نے قرآن پاک کو سمجھا ہے؟ گویا قصرِ مماتیت پر ایک توپ فٹ کی گئی ہے اور اس کے گولے پوری امت پر تابڑ توڑ برس رہے ہیں۔

مماتی توپ کا پہلا گولا:

عقیدے کے لئے نص چاہیے اور وہ بھی نص قطعی۔ قرآن مجید میں کہاں ہے کہ آنحضرتؐ زندہ ہیں؟ پس جب قرآن مقدس میں نہیں تو کیسے یہ عقیدہ بنالیا جائے۔

جواب:

۱۔ اختلاف آنحضرت ﷺ کی حیات فی القبر کے متعلق ہے۔ حضور علیہ السلام کی وفات ہوئی ہے۔ جس وقت صحابہ کرامؓ مغموم تھے اور حزن وملال کے عالم میں آنحضرت ﷺ کا جنازہ پڑھ رہے تھے تو اس وقت وہ آپؐ کو متوفّٰی سمجھ کر ہی جنازہ پڑھ رہے تھے۔ مگر جب آپؐ روضے

شریف میں چلے گئے تو بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی روح مبارک کو جسم اطہر میں لوٹا دیا اور اب آپؐ اپنے روضہ شریف میں ایسے ہی زندہ ہیں جیسے دنیا میں زندہ تھے۔

۲۔قرآن مجید حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی مکمل ہو چکا تھا اگر قرآن حضور علیہ السلام کی حیات فی القبر کی خبر دے تو ضروری تھا کہ پہلے آپؐ کی وفات کی خبر بھی دیتا۔اب قرآن حضور ﷺ کی وفات کی اطلاع دے تو کیسے؟ کیونکہ وحی تو آنجنابؐ پر آتی تھی۔عقلمند انسان کے لئے اس حقیقت کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے کہ وفات النبیؐ کی خبر لیکر جو وحی آئی آخر وہ کس پر آئی؟ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ قرآن مجید کی ﴿نزول کے اعتبار سے﴾ آخری آیت ہے۔عرفہ کے دن عصر کے وقت میدان عرفات میں جبل رحمت کے قریب ڈیڑھ لاکھ صحابہ کرامؓ کے جھرمٹ میں جب رسالتمآبؐ اپنی اونٹنی ''عضباء'' پر سوار تھے یہ آیت نازل ہوئی۔اس آیت کے نازل ہونے کے بعد سرورِ دو عالم ﷺ اس دنیا میں اکیاسی دن رہے۔مماتی صاحبان کا حیات فی القبر پر قرآنی ثبوت مانگنا بڑی حماقت ہے۔

۳۔شہداء کے لئے حیات بعد الوفات کا صریح ثبوت یقیناً قرآن پاک میں موجود ہے۔جسے ہم انبیاء علیہم السلام کی حیات بعد الوفات کیلئے دلالۃ النص کے طور پر پیش کرتے ہیں۔اور قاضی شمس الدین صاحب آف گوجرانوالہ بھی لکھ چکے ہیں کہ ''بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ'' سے بطور دلالۃ النص سمجھ میں آتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام جن کا درجہ شہداء سے بھی بہت بڑا ہے وہ بعد از وفات زندہ ہیں ﴿مسالک العلماء ص ۲۹۔ طبع اول لاہور﴾ لہٰذا قرآن پاک سے انبیاء کی حیات فی القبر بطور دلالۃ النص تو ثابت ہو چکی مگر عبارت النص سے ثبوت کا مطالبہ کرنا وہ حماقت ہے جس کے مرتکب چودہ صدیوں بعد مماتی ہی نظر آتے ہیں۔فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ۔

مماتی توپ کا دوسرا گولہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے، اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ﴿تحقیق تو بھی مرنے والا ہے اور تحقیق وہ

بھی مرنے والے ہیں ﴿اس آیت سے آنحضرت ﷺ کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ اب حیات النبیؐ کا عقیدہ کیسے بنالیا جائے؟ نغمہ توحید گجرات۔ جنوری ۲۰۰۴ صد

جواب:

بحث تو ہے حیات فی القبر کی۔ اب بھلا اس آیت سے حیات فی القبر کی نفی کیسے ہو رہی ہے؟ پھر اللہ رب العزت کا ایک آیت میں دو مرتبہ لفظِ میت کا استعمال پتہ دے رہا ہے کہ اے نبی ﷺ مرنا سب نے ہے مگر آپکی موت میں اور ان کی موت میں فرق ہے۔ چودہ سو سالوں میں کسی ایک مفسر کو بھی پیش نہیں کیا جا سکتا جنھوں نے اس آیت کے تحت لکھا ہو کہ یہ آیت حیات فی القبر کی نفی کر رہی ہے۔ قرآن مقدس سے عدم حیات فی القبر کا ثبوت پیش کرنا مماتیت کا ''تخیلات مجنونانہ'' ہے۔ پھر کوئی منکر حیات مولوی صاحب بتائے کہ اس آیت میں امکان موت ہے یا وقوع موت؟ مماتی حضرات بوکھلاہٹ کا شکار ہیں اور خواہ مخواہ کمزور سہارے لیکر اجماع امت سے ٹکر لے رہے ہیں۔ آنجنابؐ پر موت آئی ہے۔ کس نادان نے موت کا انکار کیا ہے؟ ہاں موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپکو حیات عطا فرمائی ہے بعض اس مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے کثرت کیساتھ لفظِ ''اختلاف'' کا ذکر کرتے ہیں یہ بالکل غلط ہے آج تک کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ آج اگر مماتی حضرات نے اپنی جہالت سے انکار کر دیا ہے تو کیا ہم پوری امت کے سامنے چند ''سر پھروں'' کو دیکھ کر اختلاف کا نام دے دیں گے؟

اختلافی مسئلہ اس کو کہا جاتا ہے کہ اسلام کی تیرہ صدیوں میں اختلاف ہوا ہو۔ رفع یدین کا مسئلہ اختلافی ہے۔ آمین بالجہر کا مسئلہ اختلافی ہے۔ لیکن حیات النبیؐ پر چودہ سو سالوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ پوری امت کے نزدیک نمازیں پانچ فرض ہیں آج!! اگر گجرات، راولپنڈی یا سرگودھا سے کوئی اٹھ کر کہہ دے کہ نہیں نمازیں دو فرض ہیں تو کیا ہم اس مسئلے کو اختلافی کہیں گے؟ ہرگز نہیں کیونکہ پہلے اختلاف نہیں ہوا تو آج کا اختلاف حجت نہیں۔

صد

جیسا کہ قاضی شمس الدین صاحب نے بھی اس آیت پر بے تکی بحث کی ہے۔ ملاحظہ ہو مسالک العلماء صد ۱۲۳

مماتی توپ کا تیسرا گولہ:

بخاری شریف میں خطبۂ صدیق اکبرؓ سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ مماتُ النبیؐ کے قائل تھے۔اس خطبے سے حیات النبیؐ کی نفی ہوتی ہے (پس ہمارا عقیدہ بخاری شریف سے ثابت ہے)[1]

جواب:

خطبۂ صدیق اکبرؓ بخاری شریف ص ۵۱۷ جلد ا (مطبوعہ دہلی وکراچی) میں موجود ہے۔منکرین حیات النبیؐ اور قائلین حیات النبیؐ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ ہم یہ خطبہ پورا پڑھتے ہیں اور مماتی ادھورا۔چنانچہ حضور کی جب رحلت ہوئی تو خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نے چہرۂ انور سے کپڑا ایک طرف کیا۔چہرے کو بوسہ دیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں آپکی زندگی بھی پاک تھی اور موت بھی پاک۔اس کے بعد فرمایا۔" لا یذیقک اللہ الموتتین ابدا" اللہ آپؐ کو دو موتیں نہیں چکھائے گا۔اس کے بعد آپؓ نے وفات کا اعلان کرتے ہوئے یہ آیات پڑھیں" انک میت وانھم میتون "اور" وما محمد الا رسول " (الی آخرہ) اب سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے وفات کا اعلان فرمایا ظاہر ہے کہ وہ دنیاوالی وفات تھی۔اور دنیاوالی موت کو ہم تسلیم کرتے ہیں۔پھر صدیق اکبرؓ کے ان الفاظ پر غور کریں" لا یذیقک اللہ موتتین ابدا " (اللہ پاک آپکو دو موتیں کبھی نہیں چکھائے گا)۔کیا مطلب؟ یعنی دنیاوالی موت تو آ چکی اب جب روضے میں جائیں گے تو آپ پر یہ دنیاوالی موت نہیں رہے گی بلکہ آپؐ پھر ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

خطبہ صدیق اکبرؓ سے ممات ثابت کرنے والے ہوش کے ناخن لیں۔اس خطبے سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ قبر اطہر کی زندگی دائمی، ابدی اور اصلی زندگی ہے۔

منکرین حیات النبی ﷺ سے ایک سوال!

خطبہ صدیق سے مماتی لوگ اپنا نظریہ پیش کرتے ہیں۔ یہ لوگ حنفی بلکہ ''دھکے'' سے دیوبندی بھی بنے ہوئے ہیں۔ دھینگا مشتی کی دیگر مسالک میں تو گنجائش ہوگی مگر دیوبندی بننے کیلئے ''دھکا شاہی'' سے کام چلانا بہت مشکل ہے لہٰذا ہم مماتی علماء سے پوچھیں گے کہ آج تک شارحین بخاری نے بھی اس خطبہ صدیق سے یہ استدلال کیا ہے جو تم کئے بیٹھے ہو؟۔ الحمد للہ، جتنی بھی بخاری شریف کی شروحات ہیں مثلاً ا: بھجۃ النفوس از ابو محمد عبداللہ بن ابی جمرہ اندلسیؒ۔ ۲: شرح البخاری للزرکشی از بدرالدین مصریؒ۔ ۳: شرح البخاری للکرمانی از علامہ کرمانی مصری جو پچیس جلدوں میں ہے۔ ۴: فتح الباری از علامہ ابن حجر العسقلانیؒ۔ ۵: عمدۃ القاری از علامہ بدرالدینؒ۔ ۶: ارشاد الساری از علامہ شہاب الدین قسطلانیؒ۔ ۷: تحفۃ الباری از ابو یحیٰی انصاری الخزرجیؒ۔ ۸: تیسیر القاری از شیخ نورالحق محدث دہلویؒ۔ ۹: منح الباری از حافظ دراز خوشابیؒ (م ۱۲۶۳ء)۔ ۱۰: عون الباری از نواب صدیق حسن خان۔ ۱۱۔ فیض الباری از مولانا انور شاہ کشمیریؒ۔ ۱۲: فضل الباری از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ۔ ۱۳: ہدایۃ الباری از سید عبدالرحیم طحطاویؒ۔ ۱۴: نبراس الساری از محدث پنجاب مولانا عبدالعزیزؒ (گوجرانوالہ)۔ ۱۵: امداد القاری از مولانا عبدالجبار اعظمی مرادآبادیؒ۔ ۱۶: الکنز المتواری فی معادن لا مع الدراری وصحیح البخاری از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ عربی میں مایہ ناز کتاب ہے جسکی چودہ جلدیں چھپ چکی ہیں یہ بخاری جلد اول کی مکمل شرح ہے دوسری جلد پر اندازہ ہے کہ دس جلدیں مزید آئیں گی) یہ مختصری فہرست ہم نے نذر قارئین کی ہے۔ کسی ایک عالم دین نے بھی اگر خطبہ صدیقؓ سے حیات فی القبر کا انکار کیا ہو۔ تو ثابت کیجئے۔ جن کی قسمت میں ہدایت ہے ان کے لئے یہ سامان کافی ہے۔ باقی ضدی حضرات تو شاید یہ کہہ کر جان چھڑالیں کہ یہ کتابیں کونسا آسمانی صحیفے ہیں؟

مماتی توپ کا چوتھا گولہ:

حیات النبی ﷺ کے متعلق فقہ حنفی میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کا کوئی قول دکھاؤ؟۔

جواب:

یہ بھی بڑا دھوکہ ہے۔ فقہ کی کتابوں میں عملی مسائل ہوتے ہیں، عقائد نہیں ہوتے۔ عقائد تو چاروں اماموں کے ایک ہیں اسمیں اختلاف نہیں۔ ہماری عقائد کی کتب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا مذکور ہے مگر امام شافعیؒ کے مسلک کی کتب میں یہ موجود نہیں تو آپ کیا کہیں گے کہ شوافع حیاتِ عیسیٰ کے قائل نہیں؟

اہل علم جانتے ہیں کہ عدم بیان سے عدم شئی ہونا لازم نہیں آتا[1] چلو ہم مماتیوں سے پوچھتے ہیں کہ امام صاحبؒ کا قول دکھاؤ کہ حضور ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام زندہ نہیں ہیں؟

آثار سحر کے پیدا ہیں اب رات کا جادو ٹوٹ چکا
ظلمت کے بھیانک ہاتھوں سے تنویر کا دامن چھوٹ چکا

مماتی توپ کا پانچواں گولہ:

ہم کہتے ہیں حضور علیہ السلام کا جسم مبارک صحیح سالم روضہ شریف میں موجود ہے۔ مگر آپؐ کی روح مبارکہ عالم برزخ میں ہے۔ (مولوی عطاء اللہ صاحب کا رسالہ حیاۃ النبیؐ)

جواب:

باقی انسانوں کی روحیں کہاں ہیں؟ روح تو سب کی برزخ میں ہے۔ پھر نبی اور غیر نبی میں کیا فرق ہے؟ نیکوں کی ارواح علیین میں اور بدوں کی سجین میں ہیں؟ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ جسم مبارک کیساتھ روح مبارک کا اس طرح تعلق ہے کہ آپ سلام کہنے والے کا سلام سُن کر جواب دیتے ہیں۔ ﴿زاد المعاد ج۲ ص۴۹﴾

روح اور جسم کا تعلق رہے تو زندگی ہے۔ انقطاع ہو جائے تو موت ہے۔ امت کا عقیدہ ہے کہ آنجناب ﷺ جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہیں۔ علامہ جلال الدینؒ کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

"فاقول! حیات النبی ﷺ فی قبرہ ھو وسائر الانبیاء معلومتہ عندنا علما قطعیًا۔ لما قام عندنا من الأدلتہ فی ذٰلک وتواترت بہ الاخبار الدالتہ علی

[1] شیخ تھانویؒ فرماتے ہیں اعدام ظہور سے عدم وجود لازم نہیں آتا۔ اشرف الجواب ص

ذالک ﴿انباء الاذکیاء فی حیات الانبیاء طبع سیالکوٹ ص ۲﴾

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ جناب حضور ﷺ اور تمام انبیاء کرام کا اپنی اپنی قبر میں زندہ رہنا ہمارے نزدیک قطعی طور پر ثابت ہے اس لئے کہ اس مسئلہ پر ہمارے ہاں بہت سی دلیلیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور اس کے متعلق متعدد حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

مماتی توپ کا چھٹا گولہ:

علامہ ظفر احمد عثمانی ؒ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات دنیاوی کے منکر اور حیات برزخی کے قائل ہیں۔ **(رسالہ حیاۃ النبی ؐ از مماتی مولوی صاحب)**

جواب:

جن بزرگوں نے حیاتِ برزخی کی تصریح کی ہے ان کی مراد روضۂ منورہ کی حیات عنصری جسمانی کا انکار ہرگز نہیں ہے۔ خواہ مخواہ انتشار کو بڑھانے کے لئے حیات جسمانی کے انکار کو حیات برزخی کے مبہم اقرار میں لپیٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ علامہ عثمانی ؒ کی کوئی ایک عبارت جس میں جسم کے ساتھ روح کے عدم تعلق کا اشارہ تک ہو پیش کیجئے؟ چنانچہ علامہ عثمانی ؒ کی عبارت میں سے لفظ برزخی'' کو مماتی علماء لے بیٹھے پھر کیا ہوا؟ اپنے آپ کو لے بیٹھے کیونکہ علامہ ظفر احمد عثمانی ؒ لکھتے ہیں

من ینکر حیاتہ ﷺ فی قبرہ کان فوادہ فارغاً من حبہ و عقلہ خالیاً من لُبہ

﴿اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۵۱۲ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی پاکستان﴾

ترجمہ: جو شخص حضور ﷺ کی حیات فی القبر کا انکار کرتا ہے اس کا دل آپ ؐ کی محبت سے فارغ اور عقل بصیرت سے خالی ہے۔ نیز مماتی دوستوں کو علم ہوگا کہ مولانا ظفر احمد عثمانی ؒ نے تو تسکین الصدور اور ہدایۃ الحیر ان پر تقاریظ لکھی ہیں پھر وہ آپ کے ہمنوا کیسے ہوئے؟ نیز قارئین باتمکین پر واضح ہو کہ جب ہم حضور ؐ کی حیات بعد الوفات کو دنیوی حیات کہتے ہیں تو اس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ حضور ﷺ کی عالم برزخ کی حیات اس دنیاوی جسد اطہر میں ہے جو روضۂ اطہر میں

موجود ہے نہ یہ کہ وہ حیاتِ طیبہ بجمیع الوجوہ اس دنیاوالی حیات ہے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی" خود تصریح فرماتے ہیں "انبیاء علیہم السلام کو انہی اجسام دنیاوی کے تعلق کے اعتبار سے زندہ سمجھتا ہوں ﴿لطائف قاسمی ص ۳﴾ پس ہر اصطلاح کا وہی مفہوم معتبر ہونا چاہیئے جو اس اصطلاح کو اختیار کرنے والے مراد لیتے ہیں۔ حیات برزخی میں علاقہ ظرفیت کا ہے، نوعیت کا نہیں۔ حیات کی اپنی کوئی قسم برزخی نہیں ہے۔ اگر حیات برزخی سے مراد یہ ہے کہ ایسی حیات جو دنیاوی جسدِ اطہر سے لاتعلق ہے تو ہم اس حیات برزخی کے منکر ہیں۔ بعض علماء اور عوام "برزخ" کی تصریح سے پریشان ہو جاتے ہیں، تفصیل درکار ہو تو کتاب ہدایۃ الحیر ان ص ۵۹ اور مقام حیات ص ۳۳۳ ملاحظہ کر لی جائیں۔

مماتی توپ کا ساتواں گولہ:

حضور علیہم السلام کا جسم مبارک روضے میں گلاب کے پھول کی طرح تروتازہ ہے، مگر آپ کی روح جنت کے اعلیٰ مقام میں ہے۔ آخر ہمارے اس عقیدے میں کیا خرابی ہے؟

جواب:

گویا کہ آپ روضہ کو جنت نہیں مانتے۔ مبارک ہو۔

جنت کسے کہتے ہیں؟ جہاں دودھ ہو، شہد اور پانی کی نہریں رواں دواں ہوں۔ ہر قسم کے پھل اور پھول ہوں۔ کوئی تنگی یا پریشانی نہ ہو۔ عام الفاظ میں جنت کی تعریف یہی ہے۔ اب ذرا سوچ کر بتائیں کہ جہاں یہ سب کچھ ہو وہ تو جنت ہے۔ اور جہاں وجودِ مصطفیٰ ﷺ ہو کیا وہ جنت کی نعمتوں سے کم ہے؟ اور آنجناب کا وجود مبارک گلابوں کے پھول کی طرح نہیں بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر تروتازہ ہے۔ گلاب کے پھول کو وجودِ مصطفیٰ ؐ سے کیا نسبت؟

مماتی توپ کا آٹھواں گولہ:

یہ اصول ہے کہ جانشین تب مقرر کیا جاتا ہے جب بڑا وہاں موجود نہ ہو حضرت موسیٰ علیہم السلام نے

اپنی عدم موجودگی میں اپنے بھائی حضرت ہارون علیہم السلام کو خلیفہ بنایا تھا۔ اگر حضور ﷺ زندہ ہیں تو پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ کیوں بنے؟ (تقریر احمد سعید صاحب ملتانی)

جواب:

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰۤئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً "اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے کہ تحقیق میں بنانے والا ہوں زمین میں اپنا نائب۔

فرمایئے (معاذ اللہ) اللہ کہیں جانے کا پروگرام بنا رہے تھے کہ خلیفہ بنانے والے ہیں۔ اللہ تو ہر جگہ حاضر و ناظر اور زمان و مکان سے پاک ذات ہے۔ عجیب حماقتیں ہیں اس بدقسمت ٹولے کی۔ انہیں آج تک اختلاف کی بنیاد ہی سمجھ نہ آسکی کہ اختلاف قبر والی زندگی پر ہے۔ غالباً اسلاف دشمنی نے ان کے دماغوں کو ماؤف کر دیا ہے۔ علامہ خالد محمود صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی لندن نے بجا فرمایا ہے کہ "یہ حضرات پہلے تو علم سے اتنے دور نہ تھے۔ اب انہیں کیا ہو گیا؟ اکابر کی شان میں گستاخی کا یہ فطری انجام ہے کہ قرآن پاک کی یہ آیت انہیں بالکل سمجھ نہیں آ رہی۔ حیات النبی ﷺ کے ضمن میں جب "اعتماد علی السلف" کا اصولی مسئلہ پامال ہونے لگا تو اس تخم حنظل کے برگ و بار بہت دور دور تک پھیلتے نظر آئے۔ راہ گم کردہ قافلہ ہر مقام پر نیا موقف اور ہر طبقے کے سامنے نیا عنوان اختیار کرتا رہا اور یہی اہلِ باطل کا کھلا نشان ہے کہ کسی بات پر جمتے نہیں" ﴿مقام حیات ص ۲۴۲ و ص ۳۰۷﴾

مماتی توپ کا نواں گولہ:

جب تک حضور ﷺ زندہ رہے صحابہ کرامؓ نبی پاکؐ کا واسطہ پیش کر کے (بارش کیلئے) دعا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تو حضرت عمر فاروقؓ نے آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ کو بطور وسیلہ پیش کر کے دعا کی تھی۔ اگر حضور ﷺ زندہ ہیں تو پھر حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ نے نبیؐ کو چھوڑ کر حضرت عباسؓ سے دعا کیلئے درخواست کیوں کی؟

ماہنامہ نغمہ توحید جنوری ۲۰۰۴

جواب:

صحابہ کرامؓ بعداز وصال روضہ رسول پہ جا کر دعا کیوں مانگتے ؟ اُن کا تو ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے شہداء کے متعلق فرمایا'' ولکن لا تشعرون ''یعنی ان کی زندگی کا تم شعور نہیں رکھتے۔اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی قبر والی زندگی جو شہداء کی حیات سے بھی اعلیٰ وارفع ہے۔کا شعور ہم نہیں رکھتے۔ ہم نے اپنے رسالہ'' آئینہ دکھایا تو برا مان گئے ،ص ۱۲'' پر بھی یہ وضاحت کی تھی کہ باوجودیکہ کراماً کاتبین زندہ ہیں۔ہماری باتیں سنتے اور لکھتے ہیں مگر آج تک کسی نے اپنی گم کردہ چیزوں کے متعلق نہیں پوچھا کہ ہماری چیز کہاں ہے؟ تو اس کا مطلب کیا ہے کہ وہ مردہ ہیں؟ نہیں بلکہ ان کی حیات شعور میں آنے والی نہیں۔صحابہ کرامؓ کا ایمان تھا اور انہیں علم تھا کہ اب آپؐ ایسی حیات کامل کیساتھ ہیں کہ ان کی بات ہمیں سنائی نہیں دے گی۔

مماتی توپ کا دسواں گولہ:

حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ سے فرمایا تھا کہ میرے خاندان میں سب سے پہلے میرے ساتھ تمہاری ملاقات ہوگی۔حضور علیہ السلام کا روضہ مبارک حجرہ عائشہؓ میں اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی قبر جنت البقیع میں ہے پھر یہ ملاقات کیسے ہوئی؟ مماتی مولوی صاحب کا رسالہ حیاۃ النبیؐ

جواب:

برزخ کی توضیح گذشتہ سطور میں ہم کر آئیں ہیں۔احوال برزخ میں قیاس آرائی کی دخل اندازی کرنا گمراہی ہے۔دنیا کی موت حضور ﷺ پر آچکی اور سیدہ فاطمۃ الزہراؓ پر بھی۔برزخ کا وسیع مفہوم ہے۔باعتبار درجات برزخ الگ الگ ہے۔اگر یہ ملاقات علیین میں ارواح کے مابین ہوئی اور تعلق ارواح کی بنا پر ان کے اجسام مبارکہ نے بھی ملاقات کا لطف وسرور حاصل کرلیا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔مولانا حافظ عبدالحق خان صاحب بشیر نے لکھا ہے'' یہ واقعہ عالم برزخ کے اندر ان کی روح مع الجسد ملاقات پر ہی دلالت کرتا ہے۔اگرچہ اسکی کیفیت عالم برزخ کے اصول

وقوانین کے مطابق ہی ہوگی۔ یعنی اجساد مبارکہ اپنے اپنے مقامات پر ہی موجود ہیں لیکن ارواح کی ملاقات کا لطف وسرور اجساد بھی اٹھائیں۔ اور آج کے جدید ٹیکنالوجی کے سائنسی دور میں آڈیو اور ویڈیو۔۔۔ ٹیلیفونک و انٹرنیٹ رابطوں نے اس مسئلہ کو سمجھنے میں مزید آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ ﴿بحوالہ علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ص ۵۴ طبع دوم﴾

مماتی توپ کا گیارہواں گولہ:

"الانبياء احياء فی قبورهم يصلون" حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کے ایک راوی حجاج بن الاسود کو امام ذہبیؒ نے منکر کہا ہے دیکھئے، میزان الاعتدال ص ۴۶۰ ج ۱) **رسالہ حیات النبی ص ۲۴**

جواب:

یہ علامہ ذہبیؒ کا وہم ہے کیونکہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لسان المیزان ج ۲ ص ۱۷۵ میں لکھتے ہیں "قال احمد ثقه ورجل صالح وقال ابن معين ثقه وقال ابو حاتم صالح الحديث۔ کہ امام احمدؒ حجاج بن اسود کو ثقہ اور مرد صالح کہتے ہیں امام معین بھی انکو ثقہ کہتے ہیں اور ابو حاتم ان کو صالح الحدیث کہتے ہیں۔ جرح وتعدیل کے چوٹی کے آئمہ اور علامہ عسقلانیؒ جیسے محدث ان کو صالح کہہ رہے ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ بھی اس حدیث کو بالکل صحیح کہتے ہیں ملاحظہ ہو فضائل درود شریف ص) نیز علامہ ذہبیؒ کے اس وہم پر امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہ، تفصیلی بحث کر چکے ہیں ملاحظہ ہو تسکین الصدور ص ۲۲۵ الی ص ۲۳۰)

مماتی توپ کا بارہواں گولہ:

مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر نے لکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور دیگر تمام مومنوں کی روحیں آسمانوں پر ہیں تو پھر حیات فی القبر کا کیا معنیٰ؟ ﴿تصریحات از مولوی عبدالسلام صاحب حضرو اٹک﴾

جواب:

یہ عبارت "احسن الکلام فی ترک القراہ خلف الامام ج ۲ ص ۱۹" پر موجود ہے۔ حضرت شیخ کی اس عبارت پر اختراعی حاشیہ چڑھانے والوں میں مولانا عبدالسلام صاحب اٹک والے اور مولانا عطاء اللہ صاحب سرگودھا والے پیش پیش ہیں۔ اس عبارت سے یہ کیسے لازم آگیا کہ حضرت مدظلہم انبیاء کی ارواح کا زمینی قبر سے تعلق نہیں مانتے؟ جبکہ برزخ انبیاء کی صراحت ہم گذشتہ سطور میں کر آئے ہیں۔

مماتی توپ کا تیرھواں گولہ:

﴿جب منکرین حیات النبیؐ کو کہیں سے کوئی دلیل نہیں ملتی تو پھر بیچارے شخصیات کا سہارا لیتے نظر آتے ہیں چنانچہ ایک معمر مماتی سے سُنا کہ مولانا شمس الحق افغانیؒ حیات برزخی مانتے ہیں۔ قبر والی نہیں مانتے۔

جواب:

نِرا جھوٹ ہے۔ کیونکہ علامہ افغانیؒ ارواح انبیاء کا اجسام سے تعلق مانتے ہیں۔ لیجیے ملاحظہ ہو۔

"حضرات انبیاء علیہم السلام قبور میں زندہ ہیں۔۔۔۔ حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ روضۂ اطہر پر آکر دبی آواز میں بات کیا کرو کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ زندہ ہیں صرف قبر کا پردہ ہے۔ ﴿نکاتِ افغانیؒ ص ۷۲ طبع شاہی بازار بہاولپور﴾

مماتی توپ کا چودھواں گولہ:

المہند علی المفند میں حضور ﷺ کی حیات کو دنیاوی حیات کہا گیا ہے جو کہ صحیح نہیں۔[۱]

جواب:

دنیاوی حیات سے مراد مطلق دنیاوی حیات نہیں۔ دنیا کی سی حیات ہے۔ تشبیہ میں ہر جہت سے مشابہت ہونا ضروری نہیں۔ صاف مطلب ہے کہ آپ ﷺ کو برزخ میں جو حیات حاصل ہے

۱۔ تصریحات مولوی عبدالسلام صاحب اٹک صد؟

وہ حیات اُسی دنیاوی بدن سے ہے جو یہاں دنیا میں تھا۔مماتیوں کو المہند میں ''من غیر تکلیف'' کے الفاظ نظر کیوں نہیں آتے۔ان الفاظ کو لاکر دنیاوی ہونے سے فرق بھی کر دیا گیا ہے کہ وہ دنیا کی طرح احکام شرعی کے مکلف نہیں ہیں۔اگر وہ عبادت کرتے ہیں تو تلذذ کیلئے۔اب بتایئے کیا اعتراض ہے؟

مماتی توپ کا پندرھواں گولہ:

حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنی قبر مبارک میں مٹی کی اتنی موٹی تہہ کے نیچے صلوۃ وسلام کیسے سُن لیتے ہیں؟

جواب:

اللہ تعالیٰ نے آپکو اُس جہان میں اِس جہان سے کہیں زیادہ سننے کو قوت عطا کر رکھی ہے۔یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔اپنے عمل کا کوئی کرشمہ نہیں۔اور نہ اس کے پیچھے دنیاوی اسباب کی کوئی کڑی ہے۔جیسا کہ علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ نے لکھا ہے کہ'' دنیا کی زندگی میں ہم ایک دوسرے کی بات کو ایک گز کے فاصلے سے بھی سُن نہیں پاتے اگر درمیان میں اوپر تک دیوار حائل ہو۔لیکن برزخی زندگی میں حضور ﷺ کے سماع صلوۃ وسلام میں یہ دیواریں اور مٹی کے پردے حائل نہیں۔معلوم ہوا جسدِ اطہر کی وہ زندگی مطلق دنیاوی نہیں اس سے بدرجہا اعلیٰ واولیٰ اور فائق ہے۔ہم لاَ تُسمِعُ المَوتیٰ سے آپ ؐ کے سماع صلوٰۃ وسلام کی نفی نہیں کرتے وَ لٰکِنَّ اللہ یَسمَعُ مَن یَشَاءُ سے اس کا اثبات کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی قدرت سے اُسے سنا دے اور اسمیں ذرہ بھر شائبہ شرک نہیں ہے۔﴿مطالعہ بریلویت ج ۸ ص ۳۹۵﴾

آخری گذارش:

ہندو پاک کے تمام مفتیان عظام فتویٰ دے چکے ہیں کہ منکرین حیات امام کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اگر آپ کی مسجد میں فرقہ مماتیہ سے تعلق رکھنے والا کوئی امام ہے تو اس سے تحریری ثبوت لیں

اگر اس کا عقیدہ امت کے اجماعی عقیدے کے برعکس ہے تو انہیں فوراً معزول کر دیں۔ نیز علمائے کرام سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں مسئلہ حیات النبی ﷺ کو مثبت انداز میں بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ عصر حاضر کے تمام فتنوں سے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خادم علمائے حق

حافظ محمد عبدالجبار سلفی حنفی

خطیب جامع مسجد ختم نبوت

نیو مدینہ کالونی کھاڑک ملتان روڈ لاہور

مورخہ ۹ دسمبر ۲۰۰۵ء بروز جمعۃ المبارک بوقت دس بجے شب

کمپوزنگ و پروف ریڈنگ

محمد عبّاس خان مہمند

۴ صحابہ کا اجماع ... کتاب الثانی 3

۵ حیات فی القبر کا مسئلہ اختلافی نہیں 5

صحابہ جو انبیاء نہیں ہیں کہ اما تابعین کی مثال 12

ظفر احمد عثمانی 9

قاسم نانوتوی 10

شمس الحق افغانی 16

فن مناظرہ پر مشتمل کتابیں دستیاب ہیں

★ بریلوی ہو یا غیر مقلد ★ مماتی ہو یا جماعت المسلمین

★ عیسائی ہو یا سبائی ★ ذکر ہو یا فکری

★ جماعت اسلامی ہو یا تحریک اسلامی

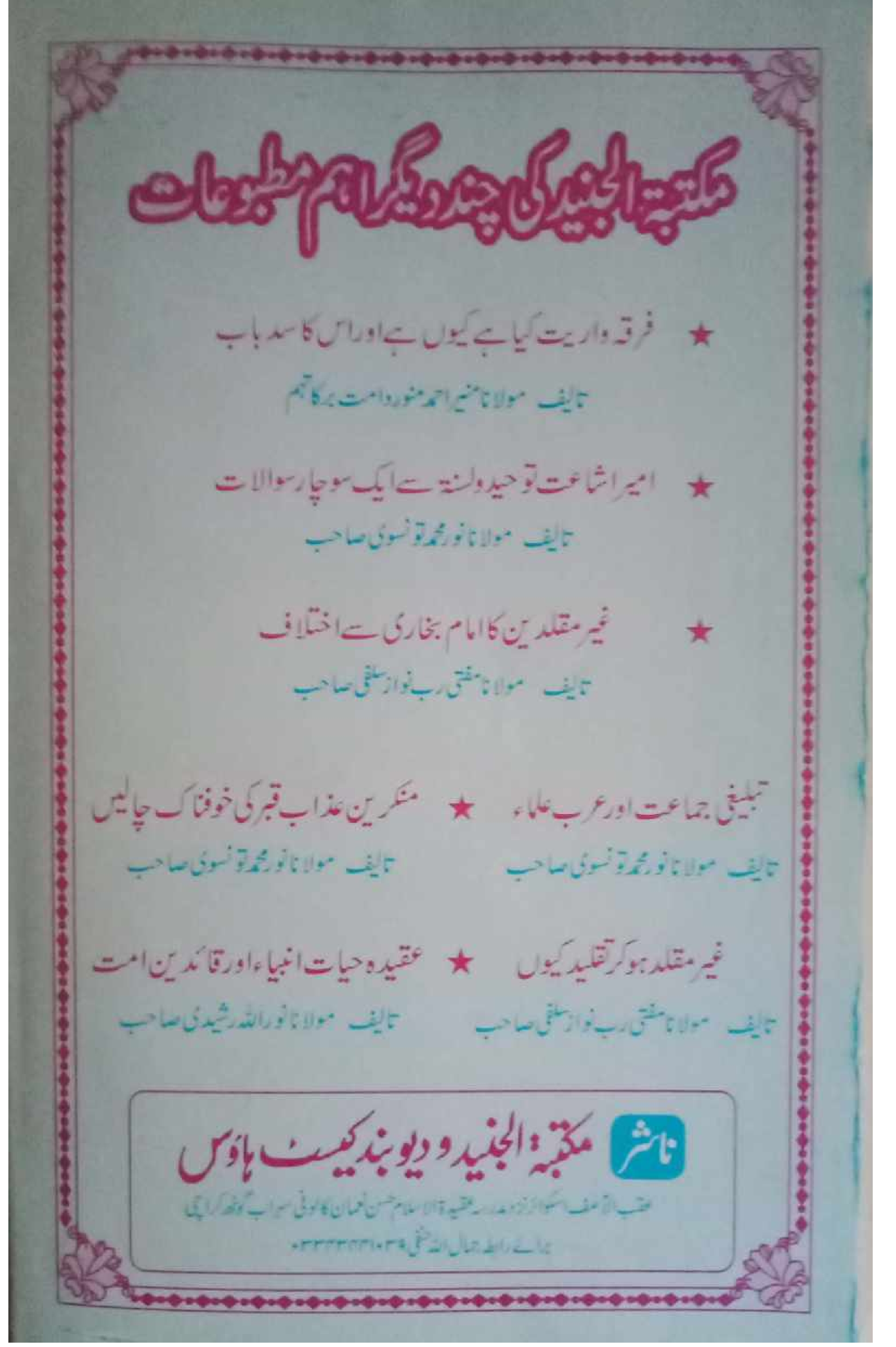
تمام باطل فرقوں کی رد میں فن مناظرہ پر مشتمل کتابیں اور ان فرقوں کی اپنی حوالجاتی کتابیں دستیاب ہیں

نیز مناظروں کی کیسٹ اور سی ڈیز دستیاب ہیں

ناشر مکتبۃ الجنید و دیوبند کیسٹ ہاؤس

عقب الآصف اسکوائرز مدرسہ عقیدۃ الاسلام حسن نعمان کالونی سہراب گوٹھ کراچی

برائے رابطہ جمال اللہ حنفی ۰۳۳۳۳۲۲۱۰۳۹



Scanned with CamScanner